SHABANA PERVEEN.
Asst. Professor, Dept. of URDU
Vaishali Mahila College, Hajipur.
B(H) Part III, Paper- VIII

TOPIC :- "DARSE-BALAGHAT"

سوال ۱ :- درس بلاغت یا علم البلاغت کیا ہے؟

جواب :- علم البلاغت وہ علم ہے جس کے ذریعہ نثری و شعری کلام دونوں میں زور یا خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ بلیغ کلام اسی کو کہتے ہیں جو خواہ نثر میں ہو یا شعر میں کلام کو سب سے پر زور اور خوبصورت بناتی ہے یہ حسن تقریر و تحریر اور شاعری سب میں استعمال ہوتا ہے۔ مقرر کو اپنی تقریر زور دار بنانے کے لئے اور نثر نگار کو اپنی نثر زوردار بنانے کے لئے اس فن کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کبھی لہجہ کے ذریعے، کبھی استعارے کے ذریعے اور کبھی تضاد کے ذریعے کلام میں زور پیدا کیا جاتا ہے اور یہی فن ان تمام چیزوں میں حسن پیدا کرتا ہے۔ گویا علم البلاغت یا درس بلاغت انسانی تحریر اور تقریر کو قوت اور حسن عطا کرتا ہے۔ اس فن کا استعمال دنیا کی ہر زبان میں ہوتا ہے۔ یونانیوں اور عربوں کو اس فن سے بڑی دلچسپی تھی اور انہیں لوگوں کے ذریعہ یہ علم دنیا میں پھیلا۔

(۱) تشبیہ :- دو چیزیں کسی صفت میں ایک دوسرے کی شریک ہوں۔ مثلاً اگر یہ کہیں کہ اس بچے کا چہرہ پھول جیسا ہے تو یہاں چہرے کو پھول سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲) استعارہ :- جب حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا علاقہ ہوتا ہے تو اس کو مجاز کو استعارہ کہتے ہیں۔ جیسے رستم شیر ہے۔ یہاں شیر استعارہ ہے۔

(۳) صنعت تضاد :- صنعت تضاد اس صنف سخن کو کہتے ہیں جس میں دو یا دو سے زیادہ معنوں کو اکٹھا کیا جائے جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ مثلاً

نہ آیا اور کچھ اس چرخ کو آیا تو یہ آیا
گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روزِ ہجراں کا

جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

(۴) لف و نشر مرتب: شعر کے پہلے مصرعے میں چند چیزوں کا ذکر کرنا اور دوسرے مصرعے میں ان کی ترتیب کا خیال کرنا مثلاً

نہ ہمت نہ دل ہے نہ قسمت نہ آنکھیں
نہ ڈھونڈا نہ سمجھا نہ پایا نہ دیکھا

(۵) لف و نشر غیر مرتب: اس شعر میں مناسبات کا ذکر بلا ترتیب ہوتا ہے مثلاً

چھپتی تھی بھاگی جاتی تھی وہ گرتے تھے خاک پر
قبضوں سے تیغیں و جسم سے روحیں تنوں سے سر

باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب
نظارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے

—x—x—